

دُفن کے بعد قبر پر پڑھنا : ☆ مستحب یہ ہے کہ دُفن کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں۔ سر ہانے اَلَمْ سے مُفْلِحُونَ تک اور پائنتی اَمِّنَ الرَّسُولُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہار شریعت)

☆ دُفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ اُن کے رہنے سے میت کو اُنس ہوگا۔ دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ منکر و نکیر کے سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رہے۔ (بہار شریعت)

☆ قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (در مختار) یعنی جب کہ پڑھنے والے اجرت پر نہ پڑھتے ہوں۔ (بہار شریعت)

☆ جب لوگ دُفن کر کے لوٹتے ہیں مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے مردہ اگر قبر میں دُفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوال ہوگا اور وہیں عذاب و ثواب پہنچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا اس سے شیر کے پیٹ میں سوال ہوگا اور عذاب و ثواب بھی وہیں ہوگا۔ قبر کے عذاب و ثواب کا منکر گمراہ ہے۔

سوال منکر و نکیر : مرنے کے بعد اگر دُفن کیا جائے تو قبر میں ورنہ جس حال

عذابِ قبر سے نجات

(قرآنی دُعا میں اور روحانی وظائف)

ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلوہ۔ حیدرآباد

Rs. 8

مجانِ اہلسنت

کافر و منافق مردہ سب سوالات کے جواب میں کہے گا کہ ہا ہا ہا ہا ہا لا اذنی افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ منکر و نکیر اُس کو جہنمی لباس پہنائیں گے، قبر میں جہنمی پچھونا بچھنائیں گے اور جہنم کا دروازہ کھول دیں گے، جہنم کی گرمی اور بدبو قبر میں آئے گی اور عذاب کے فرشتے اس کو تھوڑے سے مارتے رہیں گے۔ قبر تنگ کر دی جائے گی، سانپ اور بچھو اُس کو کاٹتے اور ڈنک مارتے رہیں گے۔ قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے۔

☆ انبیاء علیہم السلام سے نہ قبر میں سوال ہوگا اور نہ ہی انھیں قبر ڈبائے گی۔ جو مسلمان جمعہ یا رمضان مبارک میں مرے گا وہ منکر نکیر کے سوالات اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (بہار شریعت)

☆ نبی، ولی، عالم دین، شہید، حافظ قرآن جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو اور جو منصب محبت پر فائز ہے اور وہ جسم جس نے کبھی گناہ نہ کیا اور وہ جو ہر وقت درود شریف پڑھتا ہے اُن کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ کہے کہ 'مر کر مٹی میں مل گئے' وہ گمراہ بددین خبیث مرتکب تو ہیں ' (تقانون شریعت) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبانوں کو ان کلمات کا عادی بناؤ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ' اللّٰهُ رَبُّنَا '

میں ہو مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں اور مردے سے یہ تین سوال کرتے ہیں :

۱- مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے؟ ۲- مَا دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟

۳- مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هَذَا الرَّجْلِ حَضُوْر ﷺ کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا دِيْنِي الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب دے گا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یہ اللہ کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے اُن پر رحمت نازل ہو اور سلام۔ اب آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ میرے بند نے سچ کہا، اُس کے لئے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا کپڑا پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھول دو۔ اب جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک قبر چوڑی، کشادہ اور روشن کر دی جائے گی اور فرشتے کہیں گے سو جا جیسے دلہن سوتی ہے۔ یہ نیک پرہیزگار مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ گناہگاروں کو اُن کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔ بزرگوں کی شفاعت (Intercession) سے یا ایصالِ ثواب و دُعا سے مغفرت سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور چین ہی چین ہوگا۔

الإِسْلَامُ دِينُنَا' مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا' کیوں کہ یہ سوالات قبر میں کئے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مُردہ کو بھی بُرے پڑوسی سے اسی طرف تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے اعمال صالحہ اس کو گھیر لیتے ہیں اب اگر عذاب اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو تلاوت قرآن اُسے بچاتی ہے اور اگر بیروں کی طرف سے آتا ہے تو اس کا نماز میں بٹھرنا (قیام) بچاتا ہے اور اگر ہاتھ کی طرف سے آتا ہے تو ہاتھ کہتا ہے کہ بخدا یہ ہمیں صدقہ کے لئے کھولتا تھا اور دُعا کے لئے اس لئے تجھ کو کوئی راہ نہیں۔ اگر مرنے کی طرف سے آتا ہے تو اس کا ذکر اور روزہ رکھنا آگے آتا ہے اسی طرح نماز اور صبر ایک طرف کھڑا رہتا ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے تو پوری کر دے۔ غرض کہ اس کے نیک اعمال اس سے عذاب کو اس طرح دفع کریں گے جس طرح کہ کوئی شخص اپنے اہل و عیال سے مصیبت دُور کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ خدا تجھ کو برکت دے، سو جا کیونکہ تیرے ساتھی بہت ہی اچھے ہیں۔ (شرح الصدور)

رُوحِ فَنَائِمِیْنِ ہوتی : ☆ مرنے کے بعد رُوحِ کسی دوسرے بدن

میں پھر پیدا نہیں ہوتی بلکہ قیامت آنے تک برزخ میں رہتی ہے یہ خیال کہ رُوحِ دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا بیڑ پالو میں یہ غلط ہے اس کا ماننا کفر ہے۔ موت یہ ہے کہ رُوحِ بدن سے نکل جائے لیکن نکل کر رُوحِ مٹ نہیں جاتی بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے اور ایمان و عمل کے اعتبار سے ہر ایک رُوح کے لئے الگ جگہ مقرر ہے۔ قیامت آنے تک وہیں رہے گی کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ علیین میں اور کسی کی چاہ زمزم شریف، بعض کی آسمان وزمین کے درمیان اور بعض کی قبر کے پاس۔ کافروں کی رُوحِ قید رہتی ہے۔ رُوحِ مرتی، مُتقی یا ختم نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو رُوحِ کا تعلق اپنے جسم سے رہتا ہے بدن کی تکلیف سے رُوحِ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے رُوحِ کو بھی آرام ہوتا ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتی، پہچانتی ہے اور اس کی بات سنتی ہے اور مسلمان کی نسبت تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسلمان مر جاتا ہے تو اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں رُوحِ کے لئے کوئی جگہ دُور یا نزدیک نہیں بلکہ سب جگہ برابر ہے۔ مردہ کلام بھی کرتا ہے اس کی

بولی عوام جن اور انسان کے سوا حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔ قبر میں جو کچھ عذاب و ثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزرتی ہے وہ سب چیزیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام و تکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اٹھاتا ہے مگر اس کے پاس ہی میں جاگتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر رہتا ہے۔ ☆ دفن کے بعد قبر مُردے کو دباتی ہے مومن کو اس طرح جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اس طرح کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں۔ ☆ قبر پر بیٹھنا سونا چلنا پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

☆ قبر میں آرام و تکلیف کا ہونا حق ہے اور یہ عذاب و ثواب بدن و رُوح دونوں پر ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جسم کے تمام حصوں کو جمع فرما کر وہی پہلا جسم بنائے گا اور رُوحِ اسی جسم میں داخل ہو کر قیامت کے میدان (Ground of Gathering) میں آئے گی اسی کا نام مشر ہے۔

عذابِ قبر کا بیان : عذابِ قبر حق ہے۔ جس طرح مومنین صالحین کو قبر میں آرام ملتا ہے اور خوشی کے ساتھ قیامت تک رہنا ہوتا ہے اسی طرح کافروں بدکاروں اور گناہ گاروں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

حضور ﷺ دُعا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے (بخاری)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ڈاڑھی مبارک تڑ ہو جاتی تھی۔ سوال کیا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کا تذکرہ کر کے نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیچک قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس منزل سے نجات پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ (ترمذی)

حضور ﷺ کا گذر کفار و مشرکین کے قبرستان کی طرف سے ہوا۔ آپ جس حجر پر سوار تھے وہ مچلے (خوشی کرنے) لگا۔ اُس وقت حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے اگر تمہارے مرجانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں دُعا کرتا کہ یہ عذاب تم کو سُنا دیا جاتا (آپ کی سواری نے عالم برزخ میں ہونے والے عذاب کو دیکھ لیا یا سُن لیا اور بدکنے لگی) انسان اگر عذابِ قبر کا حال آنکھوں سے دیکھ لیں یا کانوں سے سُن لیں تو بے ہوش ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ نے

فرمایا کہ کافر پر اس کی قبر میں قیامت تک کے لئے ننانوے اتردھے مقرر کئے جاتے ہیں جو اُسے ڈستے رہتے ہیں۔ اُن کے زہر کا یہ عالم ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھینکا مار دے تو زمین بالکل بھری نہ اُگائے۔ (داری)

حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملے میں نہیں۔ اُن میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اُس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ایک لگائی پھر فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں اللہ تعالیٰ اُن کے عذاب میں کمی فرمائے۔ (مشکوٰۃ)

بخاری شریف کی ایک طویل روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب روایت کیا گیا ہے جس میں عالم برزخ کے خاص خاص عذابوں کا ذکر ہے۔

جھوٹے شخص جس کی جھوٹی باتیں جہاں میں مشہور ہو جاتی تھیں اس شخص کے گلے لوہے کی قینچی سے گدی تک چیرے جارہے تھے اُس جھوٹے کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو علم قرآن عطا فرمایا تھا وہ رات کو اس سے غافل ہو کر سوتا رہتا تھا اور دن کو اس پر عمل نہیں کرتا تھا تو قیامت تک اس کا سر پھوڑا جائے گا۔

- زنا کرنے والے کو آگ کے غار میں ڈالا جائے گا۔
- سود خور کو خون کی نہر میں ڈالا جائے گا۔
انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ جھوٹ کی سزا، بے عمل عالم کی سزا، زنا اور سود کا عذاب۔
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام گناہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

عذابِ قبر دکھائی نہ دینے کی حکمتیں : انسان اور جنات کو عذابِ قبر دکھائی نہیں دیتا اور کانوں سے وہاں کے مصیبت زدوں کے چیخ و پکار کی آواز بھی سُنائی نہیں دیتی۔ اس میں بہت بڑی حکمت ہے انسانوں اور جنات کو عالم برزخ سے واسطہ پڑتا ہے اگر اُن کو عذابِ قبر دکھا دیا جائے یا کانوں سے قبروں کی چیخ و پکار کی آواز سنا دی جائے تو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کرنے لگیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے کہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کی بات سُن کر مان لیں۔ حضور ﷺ کے ارشادات کو بغیر حجت اور تذبذب و پس و پیش کے بغیر تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔ ایمان کہتے ہیں التصدیق بما جاء النبی ﷺ، دل کی سچائی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی جملہ ہدایات کو مان لینا ایمان ہے۔ گویا ایمان کا اولین مرحلہ نبی کی تصدیق

ہے۔ ہر بات کو حق جاننا ہی ایمان ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ یقیناً جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اُن کے لئے مغفرت ہے اور بڑا اجر ہے۔

اگر دوزخ و جنت اور برزخ کے حالات آنکھوں سے دکھا دیئے جائیں تو پھر ایمان بالغیب نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آنکھوں سے دیکھے ہوئے پر ایمان لانا معتبر نہیں ہے اسی وجہ سے مرتے وقت ایمان لانے کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ اس وقت عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں ﴿فَلَمْ يَكُنْ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا﴾ (مومن/ ۸۵)

تو نہ ہوا اُن کا ایمان کہ انہیں فائدہ پہنچائے (پس اُنکو اُنکا ایمان لانا نفع مند نہ ہوا) جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا۔

جب قیامت کو اُٹھ کھڑے ہوں گے اور پھر جنت دوزخ آنکھ سے دیکھ لیں گے تو سب ہی ایمان لے آئیں گے اور رسولوں کی باتوں کی تصدیق کر لیں گے مگر اس وقت کا ایمان اور تصدیق معتبر نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت قبر میں گناہ سمیت داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (طبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اُسے نور طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر، یہ سُن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اُس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (طبرانی)

بہیقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کی وفات کے بعد اُن کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے اُن کو پورا اجر ملے گا نیز آپ نے فرمایا کہ سب سے بہتر صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے مُردہ رشتہ دار کی جانب سے حج کیا جائے۔

عذابِ قبر سے بچنے کی چند دعائیں :

﴿رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ اے رب ہمارے ! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

☆ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے، تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ -

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجال کے شر سے۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ - اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجال کے فتنے سے، اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے تمام فتنوں سے، اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے اُن سے بچالے)۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اَزْدَلِ الْعُمْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ - اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بے عزتی سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کئی اور ذمہ (عمر کا بدنام، شرمناک، عبرتناک اور ذلیل عرصہ) کو پہنچوں، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَسَوْءِ الْعُمْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ - اے اللہ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل سے اور بڑی عمر سے اور نفس کے ہر فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

انجام بخیر کا بہترین عمل : صاحب ایمان رہتے ہوئے اس دنیا سے جانا بڑے مقدر کی بات ہے۔ یارحیم کو روزانہ ۲۵۸ مرتبہ پڑھنے والا صاحب ایمان مرے گا اُس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ سکرات اور نزاع کے عالم میں آسانی پیدا ہوگی۔ قبر کی منازل بڑے آرام سے طے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر حد سے زیادہ رحم کریگا اور اس کی قبر کو کشادہ کر کے مش جنت کر دیا جائے گا اور آخرت میں اس کی نجات ہوگی۔

قبر میں راحت کا عمل : اگر کوئی یَا بَارِئِجِ روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اسے مرنے کے بعد قبر میں راحت نصیب فرمائے گا اور اُس کی قبر کو خوش جنت کر دے گا۔

یا کریم کا جامع وظیفہ : یہ وظیفہ گناہوں سے معافی کے لئے بہت مؤثر ہے لہذا روزانہ ۱۰۵۷ دن تک بلا ناغہ پڑھے اس کی آخرت میں نجات ہوگی۔ عذاب قبر سے بچ جائے گا۔ اگر کوئی نقصان پہنچانے کے درپے ہو تو اس وظیفہ کو ۳۰ دن

تک ۲۰۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں گے اور دشمن ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

‘ يَا كَرِيْمَ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِيْ مَلَا كُلَّ شَيْءٍ عَدْلُهُ يَا كَرِيْمُ ’
(اے درگزر کرنے والے کریم! اے عدل والے! تو نے ہر چیز کو اپنے عدل سے بھر دیا ہے اے کرم والے)

عذاب قبر سے نجات : يَا مَحْصِيْ كَثْرَتِیْ سے پڑھنے سے قبر میں راحت میسر ہوگی، اس کا حساب کتاب باسانی سرانجام پائے گا۔ یوم حساب کے وقت اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور وہ اہل جنت سے ہوگا۔ يَا مَحْصِيْ کو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو اس کے حساب میں عاقبت میں آسانی ہوگی۔

عذاب قبر سے بچنے کا عمل : جو شخص یَا اَحَدُ فجر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھے اور تادم آخ پر ہتھارے وہ ان شاء اللہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اس اسم کی برکت سے اس کی قبر اللہ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور وسعت نظر تک کشادہ ہو جائے گی۔

☆ طلوع آفتاب سے پہلے جو شخص یَا وَاْرَثِ سَوْمَرْتَبَہِ پڑھتا رہے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا شکر و شبیہ دل سے نکل جائے گا۔

حکایت : حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبر پر گزرے دیکھا کہ میت پر عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر چند قدم آگے تشریف لے گئے اور جب واپس آئے اب جو اس قبر پر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ اس قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں رحمت الہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے، ارشاد ہوا کہ روح اللہ یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی اس کے ہاں لڑکا کا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب میں بھیجا گیا۔ استاذ نے اس کو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھائی ہمیں حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکی سے ماں باپ کی نجات ہو جاتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے اور سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اس کا ثواب اہل قبر کو بخشے تو اس کو سورۃ اخلاص پڑھنے کا اتنا ثواب ملے گا جتنے کہ اس قبرستان میں مردوں کی تعداد ہے۔ (فوائد اکبری) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۙ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۙ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (سورۃ اخلاص)

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
 یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
 یا الہی جب پڑے محشر میں شور دار و گبر
 یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
 یا الہی سرد مہری پر ہو جب خود شہد حشر
 یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
 یا الہی نامہ اعمال جب کھٹنے لگیں

جب پڑے مشکل شر مشکل کٹھا کا ساتھ ہو
 شادی دیدار حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 اُن کے پیارے مُند کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
 اَمَن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
 صاحبِ کوثر شرہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
 سید بے سایہ کے ظنِ لُوا کا ساتھ ہو
 دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الہی جب ہمیں آنکھیں حسابِ جرم میں
 یا الہی جب حسابِ خندہٴ بیجا لڑائے
 یا الہی رنگ لائیں جب میری بیابانیاں
 یا الہی جب چلوں تار یک راہ پلِ جراط
 یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
 یا الہی جو دُعائیں نیک ہم تجھ سے کریں
 یا الہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے

ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
 چشمِ گریبانِ شفیعِ مُرْتَجے کا ساتھ ہو
 ان کی بیٹی بیٹی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
 آفتابِ ہاشمی نُورِ الہدیٰ کا ساتھ ہو
 رتِ سَلَمِ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
 قُدسیوں کے لب سے آمینِ رَبِّنا کا ساتھ ہو
 دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

